اشعار پر اعتراض

عبد مصطفی محمد صابر قادری

AMO

Abde Mustafa Publications

اشعار پر اعتراض

عبد مصطفیٰ محمد صابر قادری

AMO
Abde Mustafa Publications

اشعار پر اعتراض

عبد مصطفیٰ محمد صابر قادری

in association with:

Copyright © 2023 by
Abde Mustafa Publications

All rights reserved.
No part of this publication may be reproduced, distributed, or transmitted in any form or by any means, including photocopying, recording, or other electronic or mechanical methods, without the prior written permission of the publisher, except in the case of brief quotations embodied in critical reviews and certain other noncommercial uses permitted by copyright law.

کتاب کا نام

اشعار پر اعتراض

از قلم

عبد مصطفیٰ محمد صابر قادری

موضوع

زبان و بیان

ناشر

عبد مصطفیٰ پبلی کیشنز

سنہ اشاعت

ذوالقعدہ ۱۴۴۴ھ June 2023

کل صفحات

25

Book No.: SVPBN407

Cover Design & Formatting : Pure Sunni Graphics

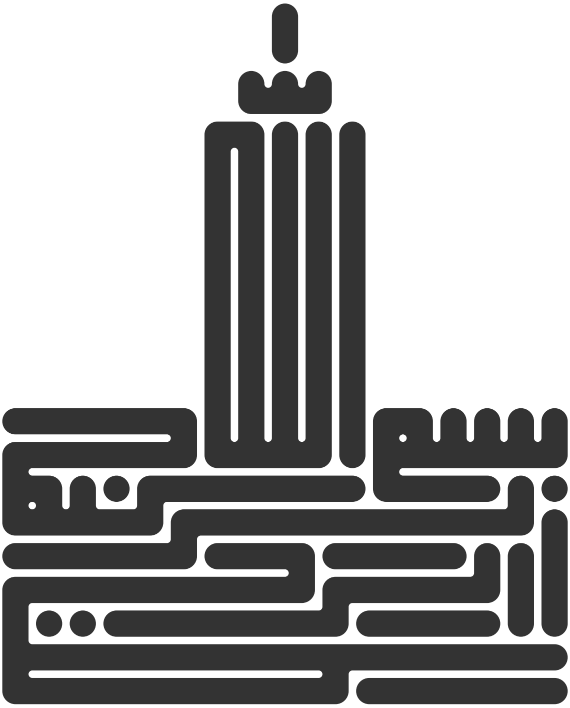

اللہ کے نام سے شروع جو بہت مہربان رحمت والا۔

فہرست

ہمارے بارے میں 2
اشعار کی دنیا الگ ہے 5
ہر مفتی کا کام نہیں 6
علامہ لقمان شاہد حفظہ اللہ تعالی لکھتے ہیں: 7
مدینہ اور جنت کے تقابل کی مثال 8
امید اور خوف 9
ایک شعر اور ایک مفتی صاحب 10
کیا ہر شعر درست ہے؟ 11
تاویل کی بحث 11
شعر اور شاعر 13
مذکورہ شعر حضرت آسی علیہ الرحمہ کا ہے 14
شارح بخاری، علامہ مفتی شریف الحق امجدی کا جواب 14
عشق کی باتیں 16
اشعار میں الفاظ کو بدلنا 17
اعلی حضرت کے اشعار پر اعتراض 18
اشعار خاص حالت میں لکھے؟ 19
حاصل کلام 19

ہمارے بارے میں

عبد مصطفی آفیشل ایک ٹیم ہے جس کا آغاز سنہ ۱۴۳۵ھ (۲۰۱۴ء) میں ہوا، یہ ٹیم عالمی سطح پر الیکٹرانک میڈیا اور پرنٹ میڈیا کے ذریعے اسلامی لٹریچر کے فروغ کے لیے کام کر رہی ہے۔

ہمارا مقصد

ہمارا مقصد اللہ تعالی کے آخری نبی، پیغمبر اسلام، حضرت محمد ﷺ کے دین کی اشاعت ہے اور اس کے لیے ہم مختلف شعبوں میں اپنا کردار ادا کر رہے ہیں جس کی تفصیل مندرجہ ذیل ہے۔

عبد مصطفی پبلی کیشنز

ہمارا مرکزی شعبہ کتابوں کی اشاعت کا ہے جس میں ہم مختلف موضوعات پر کتابیں شائع کرتے ہیں؛ قرآنیات، حدیث اور اصول حدیث، فقہ، تاریخ اور سیرت وغیرہ موضوعات اس میں شامل ہیں۔ ہم کتابوں کو اردو، ہندی، انگریزی اور رومن اردو زبان میں شائع کرتے ہیں، نئی کتابوں کے ساتھ ساتھ ہم اہل سنت کے بزرگ اکابرین کی کتابوں پر بھی جدید طرز پر کام کر رہے ہیں۔

visit: abdemustafa.com

صابیاورچوئل پبلی کیشن

یہ پلیٹ فارم ورچوئل پبلشنگ کے لیے بنایا گیا ہے، یہاں کتابوں کو ڈیجٹل فارمیٹس میں شائع کیا جاتا ہے۔ یہ عبد مصطفی پبلی کیشنز کا ایک حصہ ہے جس کے ذریعے ڈجٹل لائبریری میں مسلسل کتابیں شامل کی جارہی ہیں۔

visit:amo.news/books

رومن بکس

عبد مصطفی پبلی کیشنز کی ایک اور شاخ رومن بکس ہے جہاں کتابوں کو رومن اردو میں شائع کیا جاتا ہے، رومن اردو ایک ایسی زبان ہے کہ جس کا استعمال آج کل بہت زیادہ ہوتا ہے لہذا ضروری تھا کہ اسلامی لٹریچر کو رومن اردو میں لایا جائے اور اسی ضرورت کے پیش نظر یہ کام شروع کیا گیا۔

visit:romanbooks.in

بلاگنگ

کتابوں کے علاوہ صرف تحریروں کو بھی شائع کیا جاتا ہے، یہ تحریریں مختلف موضوعات پر ہوتی ہیں، ان تحریروں کو عبد مصطفی آفیشل بلاگ پر اردو، ہندی اور رومن اردو میں دیکھا جاسکتا ہے۔

visit:amo.news/blog

ای نکاح سروس (E Nikah Service)

یہ ایک میٹری مانیل سروس ہے جو صرف اہل سنت و جماعت کے لیے شروع کی گئی ہے، اس کے ذریعے سنیوں کا نکاح سنیوں میں کروایا جاتا ہے، اگر آپ کو سنی رشتے کی تلاش ہے تو یہ

سروس آپ کے لیے مفید ثابت ہو سکتی ہے۔

visit:www.enikah.in

نکاح اگین سروس(Nikah Again Service)

ایک سے زائد نکاح اسلام میں پسندیدہ عمل ہے، اس کے بے شمار فوائد ہیں، آج ہمارے زمانے میں اس کا رواج نا کے برابر ہے، ایسے میں ہم نے اس سروس کو شروع کیا ہے تاکہ ایک سے زائد نکاح کو فروغ دیا جا سکے۔ یہ سروس ان لوگوں کے لیے ہے جو ایک سے زائد نکاح کرنا چاہتے ہیں۔

مزید کسی طرح کی معلومات، مشورے یا شکایت کے لیے ہم سے رابطہ کریں۔

عبد مصطفی آفیشل

اشعار کی دنیا الگ ہے

ایک ایسی دنیا جہاں تصورات کی کثرت ہے،
خیالات کی جلوت ہے،
عشق سے قربت ہے،
جذبات سے محبت ہے،
باطن کی محنت ہے،
عجز کی شدت ہے،
درد ہے اور رقت ہے،
آرام ہے جو بھی دقت ہے،
تنقید کی قلت ہے،
ہجر میں الفت ہے،
وصال کی حسرت ہے،
وجود سے ہجرت ہے تو عدم سے رغبت ہے،
خوف سے بغاوت نہیں پر امید کی بیعت ہے،
اس دنیا کے بیان کی نہ مجھ میں طاقت ہے اور نہ ہمت ہے...

یہ ہے اشعار کی دنیا جس کی ہم بات کر رہے ہیں، یہ دنیا الگ نہیں بالکل الگ ہے۔ یہاں جو باتیں کی جاتی ہیں وہ عام تحریروں میں لکھنا مناسب نہیں ہوتا لیکن یہاں کوئی ہرج نہیں ہوتا۔

اشعار کے ذریعے وہ باتیں چند الفاظ میں بیان کر دی جاتی ہیں کہ جن کے بیان کے لیے لمبی لمبی تحریریں بھی ناکافی ہو جائیں۔ صرف ایک شعر میں کوئی وہ کہہ کر گزر جاتا ہے کہ کوئی پوری کتاب لکھ کر وہ بات نہ کہہ پائے۔ اور کبھی تو ایک مصرع ہی ایسا ہوتا ہے کہ شعر مکمل ہوئے بنا ہی وہ اپنے آپ میں مفہوم کی ایک تعداد بیان کر رہا ہوتا ہے۔ یہ وہ دنیا ہے جس کا الگ ہونا بالکل واضح ہے۔ اب جب یہ دنیا الگ ہے تو یہاں کی باتیں بھی الگ ہی ہوں گی، اصول الگ ہوں گے اور احکام بھی الگ ہوں گے۔

ہر مفتی کا کام نہیں

جملہ مفتیان کرام قابل تعظیم ہیں۔ ہم ہر سنی مفتی کی عزت کرتے ہیں اور کرنی ہی چاہیے۔ یہی وہ ہستیاں ہیں کہ جن کی طرف ہم رجوع کر کے اپنے مسائل کا حل جانتے ہیں۔ اگر یہ نہ ہوں تو ہم آئے دن جن مسائل میں پھنستے ہیں ان سے ہمیں بھلا اور کون نکال سکتا ہے۔ ان سب باتوں کے بعد یہ حقیقت بھی ذہن نشین کر لینی چاہیے کہ بعض شعبے یا پھر فنون کہہ لیں کہ جہاں ہر مفتی کو فتوی دینے کی اجازت نہیں ہے۔ مثال کے طور پر تجارت کے مسائل دیکھیں اور پھر جدید تجارت جو ڈجٹل ہو چکی ہے، اس میں اگر کوئی ایسے مفتی صاحب کلام کریں کہ جنھیں ڈجٹل معاملات کے متعلق تفصیل معلوم نہیں ہے تو ظاہر ہے کہ وہ اس میں کوئی ایسا نتیجہ نکال لیں گے جو درست نہیں ہو گا۔

اب اسی طرح ایک مثال وراثت کے مسائل کی لے لیتے ہیں کہ جو مفتیان کرام اس پر مہارت نہیں رکھتے اور صرف طہارت، نماز، روزے وغیرہ عبادات سے جڑے مسائل پر ہی

کام کرتے ہیں وہ اچانک وراثت کے مسائل پر کلام کریں گے تو خطا کا امکان زیادہ ہے کیوں کہ اس خاص شعبے میں وہ نئے ہیں۔ اب اگر وہ اس پر کلام کریں اور ایسا کلام کر دیں جو اس فن میں ماہرین کے خلاف ہو تو پھر ہمیں اس پر غور کرنا ہو گا۔

یہ باتیں بیان کرنے کے بعد ہم یہ کہنا چاہتے ہیں کہ اشعار پر اعتراض کرنا یا کوئی شرعی حکم عائد کرنا، یہ ہر مفتی کا کام نہیں ہے۔ یہ اسی مفتی کا کام ہے جو فن شعر و شاعری سے اچھی واقفیت رکھتا ہو ورنہ اس بات کا امکان بہت زیادہ ہے کہ وہ کئی ایسے اشعار کو بھی غلط قرار دے بیٹھے گا کہ جن میں شرعاً کوئی ہرج نہیں۔ ہماری یہ باتیں ہو سکتا ہے کسی کو درست نہ لگیں لیکن اب ہم جو تفصیل بیان کرنے والے ہیں اسے پڑھنے کے بعد ہی پڑھنے والے کسی نتیجے پر پہنچیں۔

علامہ لقمان شاہد حفظہ اللہ تعالی لکھتے ہیں:

شعر، کلام مخیل ہوتا ہے، جس میں محاکات سمیت بہت سی چیزیں پائی جاتی ہیں؛ اسے نثر پر قیاس کر کے حکم لگانا بہت بڑی خطا ہے۔

شعر پر ہر عالم و مفتی حکم نہیں لگا سکتا، اس کا استحقاق صرف اس عالم کو ہونا چاہیے جو علوم شاعری سے نہ صرف آگاہ ہو بلکہ بیان و بدیع کے محل استعمال و اطلاقات بھی جانتا ہو، نیز مصطلحات شعرا اور دواوین شعرا اس کی نظر میں ہوں۔ (دیکھیں: تحریرات لقمان، ص279، عبد مصطفی پبلی کیشنز)

مدینہ اور جنت کے تقابل کی مثال

اہل سنت کے اکابرین میں کئی ہستیاں ایسی گزری ہیں جن کے دیوان ہمارے پاس موجود ہیں اور ان میں مدینہ اور جنت کا تقابل جگہ جگہ دیکھنے کو ملتا ہے۔ ایک مفتی صاحب نے ان جیسے اشعار پر اعتراض کرتے ہوئے کہا کہ ان میں جنت کو نیچا اور کمتر دکھانے کا پہلو نکلتا ہے لہذا عوام میں ایسے اشعار نہ پڑھے جائیں۔ جب ان سے کہا گیا کہ یہ اشعار تو ہمارے بزرگوں نے لکھے ہیں تو یہ کہہ کر دامن جھاڑنے کی کوشش کی، کہ ان بزرگوں نے یہ خاص حالت اور کیفیت میں ڈوب کر لکھا تھا لہذا ان اشعار کی تاویل کی جائے گی۔

ہم کہنا چاہتے ہیں کہ یہ بالکل درست نہیں کیوں کہ یہ بات بالکل ظاہر ہے کہ اس طرح کے اشعار میں مدینہ سے مراد وہ جگہ ہے کہ جہاں ابھی نبی کریم ﷺ کی ذات مبارک مع جسم اقدس موجود نہیں اور جس مدینہ کو ترجیح دی جا رہی ہوتی ہے اس سے مراد وہ جگہ ہے کہ جہاں ابھی حضور اکرم ﷺ اپنے جسم منور کے ساتھ جلوہ فرما ہیں۔ اس میں کسی کا کوئی اختلاف نہیں ہونا چاہیے پھر یہاں خاص حالات اور کیفیات اور تاویلات کی بحث لانا بے سود ہے اور عجیب بھی کیوں کہ مستند اکابرین اہل سنت سے اس طرح کے اشعار کثرت سے منقول ہیں اور سب کو اس طرح رد کرنا کسی جسارت سے کم نہیں ہے۔

اشعار کی بات تو اپنی جگہ، علمائے اسلام نے مکہ اور مدینہ کے تقابل پر جو باتیں مدینہ کی فضیلت ثابت کرتے ہوئے عام طور پر تحریر کی ہیں وہ بھی عقلوں کو حیران کر دیتی ہے۔ آج جو

مفتیان کرام احتیاط کا نام دے کر ان اشعار پر اعتراض کر رہے ہیں وہ بھی ان باتوں کو یقیناً ملاحظہ فرماتے ہوں گے کہ جن کی طرف ہم اشارہ کر رہے ہیں۔

درست یہی ہے کہ اس طرح کے اشعار کو انھی معانی پر رہنے دیا جائے کہ جس پر یہ پڑھے جاتے ہیں اور کوئی مسلمان اس کا وہ معنیٰ نہیں لیتا جو آج کل بعض لوگ خود سے نکال کر اعتراض کا دروازہ کھول رہے ہیں۔

امید اور خوف

یہ بات صحیح ہے کہ صرف خوف یا صرف امید کا بیان درست نہیں ہے۔ یعنی عوام اہل سنت کو یہ سمجھا دینا کہ وہ بالکل جنتی ہو چکے ہیں قطعی درست نہیں اسی طرح یہ کہ انھیں بالکل جہنمی اور اتنا گناہ گار کہ جس کی کبھی بخشش نہ ہو، قرار دینا بھی سخت غلطی ہے۔ اس کے بعد اب بات کریں ان اشعار کی کہ جن میں امید کا بیان ہے تو ان کے پڑھنے میں ہرج نہیں کیوں کہ ساتھ ہی ساتھ خوف والے اشعار بھی کثرت سے پڑھے جاتے ہیں۔ پھر یہ جن کے لکھے ہوئے اشعار ہیں ان کو بھی دیکھنا چاہیے کہ وہ کس قدر محتاط تھے۔ ان اشعار کو اگر خوف اور امید کے ساتھ عشق کا پہلو ملا کر دیکھا جائے تو یہ بات بالکل واضح ہو جائے گی کہ یہ "صرف امید" کے زمرے میں نہیں آتے۔ بلکہ یہ بھی کہا جا سکتا ہے کہ اکابرین اہل سنت کے یہ اشعار عقائد کی ترجمانی کر رہے ہوتے ہیں۔ ہمیں کسی بھی شعر پر اعتراض کرنے سے پہلے کافی غور کرنا چاہیے۔ بزرگ علمائے اسلام کے لکھے ہوئے اشعار کا رد یا اس پر اعتراض صرف اس وجہ سے نہیں کیا جا سکتا کہ وہ امید کے بیان پر ہے۔

ایک شعر اور ایک مفتی صاحب

ایک مفتی صاحب سے سوال کیا گیا کہ یہ شعر پڑھنا کیسا ہے:

خدا کہتے نہیں بنتی جدا کہتے نہیں بنتی
خدا پر اس کو چھوڑا ہے وہی جانے کہ کیا تم ہو

مفتی صاحب نے کہا کہ یہ شعر تو درست معلوم نہیں ہوتا لیکن پھر جب انھیں بتایا گیا کہ یہ شعر کس کا ہے تو انھوں نے اسے تسلیم کیا اور درست قرار دیا۔ یہ شعر شہزادۂ اعلی حضرت، علامہ مولانا حامد رضا خان رحمہ اللہ کا ہے۔ مفتی صاحب کو یہ بات معلوم نہیں تھی اور فن شاعری سے بھی خاص واقفیت نہیں تھی لہذا شعر سنتے ہی کہہ دیا کہ یہ درست نہیں۔

ہم یہی کہتے ہیں کہ ایسا کسی بھی مفتی سے ہو سکتا ہے کہ جنھیں شعر و شاعری کے اصول پر آگاہی حاصل نہیں ہے۔ دور حاضر میں اس کی کئی مثالیں دیکھنے کو مل رہی ہیں کہ کوئی بھی کسی ایسے فن پر کلام کر رہا ہے کہ جس میں اسے مہارت حاصل نہیں ہے۔ ہم یہ بھی نہیں کہتے کہ بنا مہارت حاصل کیے کچھ بھی بولنے کا حق نہیں لیکن پھر بولنے کی ایک حد ہونی چاہیے، یہ درست نہیں کہ ہم ایک تو اس فن کے ماہر بھی نہیں اور اوپر سے اس کے ماہرین کو ہی کم علم ثابت کرنا شروع کر دیں۔

کیا ہر شعر درست ہے؟

یہ بھی نہیں کہا جا سکتا کہ ہر کسی کا لکھا ہوا ہر شعر درست ہی ہے لیکن اس کا فیصلہ حقائق اور دلائل کی بنیاد پر ہونا چاہیے اور کرنے والے کے پاس وہ لیاقت بھی ہونی چاہیے ورنہ کوئی بھی کسی شعر کو غلط کہہ سکتا ہے، سب کو قبول تو نہیں کیا جا سکتا۔ یہ دور حاضر کا ایک بڑا مسئلہ ہے کہ کوئی بھی کسی مسئلے پر فتوی دے رہا ہے۔ ایسے لوگ کہ جنھوں نے بس چند اردو کتابیں پڑھی ہیں وہ بھی اپنا دار الافتا کھول کر بیٹھے ہوئے ہیں اور افتا میں دخل اندازی کر کے امت میں فتنہ پھیلا رہے ہیں۔ یہاں ہماری مراد وہ لوگ ہیں کہ جو افتا کی بالکل اہلیت نہیں رکھتے۔ وہ مفتیان کرام کہ جنھوں نے باقاعدہ علم حاصل کیا اور ماہرین سے اجازت پا کر مستقل ہوئے ان کی تعظیم ہم پر لازم ہے۔

اشعار غلط بھی ہو سکتے ہیں لیکن اگر اس کا فیصلہ ہر شخص کرنا شروع کر دے تو نہ جانے کتنے ہی درست اشعار کو غلط قرار دے دیا جائے گا۔ یہ حقیقت اپنی جگہ باقی ہے کہ کئی اشعار ایسے ہوتے ہیں کہ جن پر شرعی حکم بلکہ کبھی کبھی تو سخت حکم عائد ہوتا ہے لہذا یہ کہنا درست نہیں ہے کہ ہر ایک شعر درست ہوتا ہے۔

تاویل کی بحث

تاویل اس وقت کی جاتی ہے جب اس کی ضرورت ہو لیکن جب اس کی ضرورت نہیں تو بلا وجہ اپنی طرف سے ادھر ادھر کی باتیں نکال کر تاویل کرنا درست نہیں ہے۔ پہلے تو کچھ لوگ

اشعار پر اعتراض کرتے ہیں پھر جب ان پر اعتراض کیا جاتا ہے کہ آپ نے فلاں فلاں اکابرین کے اشعار پر اعتراض کیا ہے تو وہ تاویل کی دہائی دینے لگتے ہیں کہ ان اشعار کی تاویل ہو گی اور اسے اصل معنی سے پھیر دیا جائے گا جبکہ شاعر اور سامعین اہل سنت میں کسی نے وہ معنی نہیں لیا ہوتا کہ جس سے اسے پھیرا جا رہا ہوتا ہے۔

ہم نے ایک مثال مدینہ اور جنت کے تقابل کی پیش کی، یہاں بالکل واضح ہے کہ مدینہ کو ترجیح اس لیے دی جاتی ہے کہ سرکار مدینہ ﷺ اپنے جسم اطہر کے ساتھ اس حصے میں موجود ہیں اور بے شک وہ حصہ افضل ہے لہذا یہاں یہ معنی اخذ کر لینا کہ حضور ﷺ بھی جنت میں ہوں گے تو اس طرح کے اشعار سے جنت کی توہین کا پہلو نکلتا ہے، یہ بڑا عجیب فلسفہ ہے جو خود کی رائے کو درست ثابت کرنے کے لیے زبردستی لایا گیا ہے۔

تاویل کی جہاں ضرورت نہ ہو وہاں تاویل کرنا تاویل باطل کہلاتا ہے۔ ایسی ہی تاویل اشعار کو لے کر کی جا رہی ہیں۔ اشعار اپنی جگہ بالکل درست ہیں۔ ان کے لکھنے والے بہت ہی مستند علما میں شمار کیے جاتے ہیں اور پھر بے شمار علمائے اہل سنت ان کے اشعار کو پڑھ اور سن رہے ہیں تو ایسے میں ایک نئی بات لانا کہ جس کی نہ کوئی معقول دلیل ہے نہ منقول جبکہ تائید میں اقوال صحیحہ اور مثالیں بہ کثرت موجود، امت میں ایک اختلاف کا ماحول بنانا ہے اور اس سے کافی نقصان ہوتا ہے۔

شعر اور شاعر

شعر کے ساتھ ساتھ شاعر کو دیکھنا بھی بہت ضروری ہے۔ اگر شاعر کوئی محتاط عالم دین ہے تو ہمیں بھی حکم لگانے یا اعتراض کرنے اور اسے عوام میں عام کرنے سے پہلے کافی سوچ سمجھ لینا چاہیے۔ اگر کوئی بات سمجھ میں نہ آئے تو اس پر اعتراض کرنے سے پہلے ایک مرتبہ ماہرین کی طرف رجوع کر لینا چاہیے۔ اگر کوئی ایسا نہ کر پائے اور اعتراض کر بیٹھے تو پھر بڑوں کی تنبیہ پر فوراً رجوع کی طرف آجانا چاہیے۔

شعر کے ساتھ شاعر کو دیکھنے کی ضرورت اس لیے بھی ہے کہ اس سے شاعر کا مزاج سمجھ میں آتا ہے اور جب ہم شاعر کا مزاج سمجھ جائیں تو اشعار کو بھی صحیح معنوں میں سمجھ سکتے ہیں۔

ایک شعر کچھ یوں ہے:

وہی جو مستوی عرش ہے خدا ہو کر
اتر پڑا ہے مدینے میں مصطفیٰ ہو کر

اس شعر پر اگر اعتراض کرنے یا حکم لگانے میں جلدی کی جائے تو کسی کو کافر تک کہا جا سکتا ہے لیکن ایسا نہیں ہے، اب آئیے دیکھیں کہ علمائے اہل سنت نے اس شعر کے بارے میں کیا تحریر فرمایا ہے۔ سب سے پہلے ہم حضور تاج الشریعہ، علامہ مفتی اختر رضا خان رحمہ اللہ کا فتویٰ نقل کرتے ہیں۔

آپ لکھتے ہیں:

اس شعر کا ظاہر حلول و اتحاد و عینیتِ خالق و مخلوق ہے اور یہ بلا شُبہہ کفر ہے، جس نے بھی ظاہری معنی اعتقاد کیے، شعر پڑھنے والا یا سننے والا وہ بے شک کافر ہے، توبہ و تجدیدِ ایمان فرض ہے اور بیوی والوں پر تجدید نکاح بھی ضرور اور اگر اس معنی کا اعتقاد نہ کیا تو تکفیر نہیں، البتہ عوام کے سامنے ایسے اشعار پڑھنا سخت حرام ہے کہ بد خواہیِ عوام ہے اور یہ شعر ایک تاویلِ صحیح رکھتا ہے اور قائل اس کا ایک مردِ حق آگاہ ہے جس سے غلبہ و شوق و استغراق میں یہ شعر نکلا ہے لہٰذا اس کی تکفیر کی طرف راہ نہیں۔ واللہ تعالیٰ اعلم

مذکورہ شعر حضرت آسی علیہ الرحمہ کا ہے

ابھی جو شعر گزرا وہ حضرت آسی علیہ الرحمہ کا ہے کہ جن کی طرف حضور تاج الشریعہ علیہ الرحمہ نے اشارہ کیا ہے۔ اب دیکھیں مزید علمائے اہل سنت اس کے بارے میں کیا لکھتے ہیں۔

شارح بخاری، علامہ مفتی شریف الحق امجدی کا جواب

سوال میں شعر کو یوں لکھ کر بھیجا گیا:

وہی جو مستوی عرش تھا خدا ہو کر
اتر پڑا ہے مدینے میں مصطفیٰ ہوکر

آپ جواب میں لکھتے ہیں:

یہ شعر آپ (سائل) نے غلط لکھا ہے، شعر صحیح یوں ہے:

وہی جو مستوی عرش ہے خدا ہو کر
اتر پڑا ہے مدینے میں مصطفیٰ ہو کر

اس شعر پر تکفیر کسی طرح جائز نہیں۔ اس کا مطلب وہی ہے جو خود حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

یاجابر ان اللہ قد خلق قبل الأشیاء نور نبیك من نورہ(مواہب)

اور حضرت شیخ عبدالحق محدث دہلوی رحمۃ اللہ علیہ نے کہیں تحریر فرمایا ہے (اس وقت یاد نہیں پڑ رہا ہے اور آنکھوں میں تکلیف بھی ہے) دیگر انبیائے کرام اللہ عزوجل کے صفات کے مظہر ہیں مگر حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اللہ کی ذات کے مظہر ہیں۔ اس پر قرینہ یہ ہے کہ پہلے مصرعے میں صاف فرما رہے ہیں: وہی جو مستوی عرش ہے خدا ہو کر اس سے صاف ظاہر ہے کہ خدا اور ہے جو اس وقت بھی مستوی عرش ہے اور مصطفی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اور ہیں جو مدینے میں ہیں، اور وہی کہہ کر اسی مظہریت کو بتا رہے ہیں۔ جسے شیخ عبدالحق محدث دہلوی رحمۃ اللہ علیہ نے بیان فرمایا ہے۔ اس کو ایک مثال سے سمجھیے: سورج کے بالمقابل آئینہ رکھیے آئینے میں صورت کا پورا عکس نظر آئے گا۔ اس کو دیکھ کر اگر کوئی یہ کہہ دے کہ یہ وہی سورج ہے جو آسمان میں ہے تو یہ تعبیر غلط نہیں۔ واللہ تعالیٰ اعلم۔ (فتاوی شارح بخاری، ج1، ص608)

اس شعر پر مزید کلام کیا گیا ہے۔ فتاوی امجدیہ میں بھی اس پر کلام کیا گیا ہے۔ فتاوی بدر العلماء میں بھی غالباً اس پر ہم نے بحث پڑھی تھی۔ یہاں پر غور کرنے لائق کئی باتیں ہیں۔ سب سے اہم یہ ہے کہ حکم لگانے میں علمائے اہل سنت کس قدر محتاط ہیں کہ جب یہ شعر حضرت آسی علیہ الرحمہ کا ہے تو اس کی تاویل کر رہے ہیں اس معنی کی طرف کہ جس میں شرعاً ہرج نہ پایا جائے

اور یہ تاویل بالکل درست ہے۔ اب جو لوگ ایسے اشعار پر حکم لگارہے ہیں کہ جن کے ظاہر معنی بھی درست ہیں، وہ حضرات تو مذکورہ شعر میں تاویل قبول کیے بنا اسے کفریہ شرکیہ قرار دیں گے!

اشعار میں ایسا نہیں کیا جاتا کہ فوراً ظاہر کو دیکھ کر بنا سوچے سمجھے اعتراض جڑ دیا جائے بلکہ شاعر، اس کا مزاج، محاورے، مزاج، عشق، تصوف، قائل، قرینہ، موقعہ اور محل وغیرہ کافی کچھ مد نظر رکھتے ہوئے کلام کرنا پڑتا ہے ورنہ امت میں انتشار پیدا ہو سکتا ہے۔

عشق کی باتیں

شاعری کا عشق سے ایسا تعلق ہے کہ دونوں ایک دوسرے سے کہیں جدا نہیں ہوتے۔ اب جب ایسا گہرا تعلق ہے تو شعر میں موجود باتیں عشق کی باتیں قرار پاتی ہیں اور عشق کی باتیں تو نرالی ہوتی ہیں۔ ان باتوں پر اعتراض کرنا اور حکم لگانا شروع کیا جائے تو نہ جانے کہاں جا کر یہ سلسلہ رکے گا!

اگر کوئی شخص عشق کو الگ رکھ کر اشعار پر تنقید کی نظر دوڑائے گا تو درست اشعار کو بھی غلط قرار دے دے گا۔ اس کی ایک مثال وہ بد مذہب ہیں جنھیں عشق کی ہوا ہی نہیں لگی، وہ اہل سنت کے صرف اشعار ہی نہیں بلکہ ہر ایسے عمل پر اعتراض کرتے ہیں کہ جن کی بنیاد عشق پر رکھی ہوئی ہے۔ اشعار کو سمجھنے کے لیے کم از کم اتنا ضروری ہے کہ صرف تنقیدی نظر سے کام نہ لیا جائے۔ تنقید کے ساتھ انصاف کو قائم رکھنے کے لیے جذباتی ہونے سے بچنا ضروری ہے۔ صرف تنقید کرنے کا ذہن بن جائے تو جذبات قابو سے باہر ہو جاتے ہیں اور زبان بس تنقید کا نشانہ تلاش کرنے لگتی ہے۔

اشعار میں الفاظ کو بدلنا

ایک طریقہ آج کل یہ رائج ہو چکا ہے کہ لوگ اصل کلام میں تصرف کرتے ہیں اور اپنے حساب سے جہاں سے چاہیں بدل کر کلام پڑھتے ہیں۔ اصل کلام کی صورت ہی بگاڑ دیتے ہیں۔ شاعر نے کچھ اور لکھا تھا لیکن لوگ اس کی جگہ کچھ اور پڑھتے ہیں اور اسے احتیاط کا نام دے دیتے ہیں۔ مثال کے طور پر کسی شعر میں بدمذہبوں کا رد ہے تو اس میں سے ان الفاظ کو نکال کر پڑھتے ہیں کہ جن سے کسی کو برا لگے اور پھر اسے حکمت کا نام دیا جاتا ہے۔ یہ بڑی عجیب حرکت ہے۔ اس طرح تصرف نہیں کرنا چاہیے، شاعر نے جیسا لکھا ہے ویسا ہی پڑھنا چاہیے۔

اس طرح بدل کر پڑھنے کا ایک نقصان اور ہے اور وہ یہ کہ جب ہم کسی شعر میں سے الفاظ کو بدل دیتے ہیں کہ جن پر غیروں کی طرف سے اعتراض کیا جاتا ہے تو وہ یہ سمجھ لیتے ہیں کہ اشعار میں واقعی غلطی تھی تبھی تبدیلی کرنی پڑی۔ کسی بزرگ نے کسی شعر میں کچھ الفاظ لکھے کہ جو اپنے ظاہری معنی کے اعتبار سے اور زیادہ سے زیادہ تھوڑی وضاحت کے ساتھ بالکل درست ہیں، اب ان میں تبدیلی کرنے کا مطلب یہ پیغام دینا ہے کہ واقعی وہ الفاظ کسی وجہ سے مناسب نہیں تھے اس لیے ہمیں تبدیلی کرنی پڑی۔

ایسے ردوبدل کرنے والوں کو چاہیے کہ وہ پورا کلام ہی نہ پڑھیں۔ ایسے کلام پڑھیں جن میں ان کے مطابق کوئی بھی خطرہ نہ ہو۔ اکابرین کے اشعار میں اس طرح تصرف نہ کریں۔ یہ بھی اشعار پر اعتراض کا ایک طریقہ ہے۔

اعلیٰ حضرت کے اشعار پر اعتراض

یہ بات کسی سے ڈھکی چھپی نہیں ہے کہ اعلیٰ حضرت رحمہ اللہ کے اشعار پر بہت اعتراضات کیے گئے ہیں اور کرنے والے سب ایسے تھے کہ جنھیں نہ تو عشق رسول کی دولت نصیب تھی اور نہ فن شعر و شاعری کی سمجھ، انھیں اشعار سمجھ ہی نہیں آئے اور بھلا آتے بھی کیسے کہ جو بغیر عشق نبی کے پڑھتے ہیں بخاری، انھیں آتا ہے بخار پر آتی نہیں بخاری...

ہمیں مجبوراً یہ مثالیں پیش کرنی پڑ رہی ہیں کیوں کہ کچھ ہمارے لوگوں نے بھی یہ کام شروع کر دیا ہے کہ وہ کسی شعر کے سمجھ نہ آنے پر فوراً اسے غلط قرار دے دیتے ہیں۔ پھر جب ان کا بیان عوام میں آتا ہے تو اس کے رد میں بیانات آنا شروع ہو جاتے ہیں اور لڑائی جھگڑوں کا سلسلہ شروع ہو جاتا ہے۔ اگر اعتراض کرنے والا اس نقصان کو مد نظر رکھے تو خود کو خاموش رکھ سکتا ہے لیکن آج کا دور ایسا ہے کہ کوئی بھی کچھ بھی بول کر نکل جاتا ہے، نہ آگے کی سوچتا ہے نہ پیچھے کی اور نتیجے میں بس فتنہ فساد ہوتا ہے۔

ان سب باتوں کو بیان کرنے کا مقصد یہی ہے کہ لوگ اعتراض کرنے سے پہلے خوب اچھی طرح سوچ سمجھ لیں۔ وہ رویہ نہ اپنائیں جو غیروں کا ہے۔

اشعار خاص حالت میں لکھے؟

خاص حالت سے اگر وہ حالت مراد لی جائے کہ جہاں عقل کام نہیں کرتی اور بندے کو مجذوب قرار دے کر اس کے کلام کو "شطحیات" سے تعبیر کیا جاتا ہے تو یہاں ان اشعار کو لکھنے والے ایسے ہرگز نہ تھے۔ جو تھے ان کا حکم علاحدہ ہے۔ اعلی حضرت اور ان کی نسل میں جو ایک سے ایک زبردست عالم دین ہوئے جنھیں فن شاعری میں مہارت حاصل تھی، ان سب کو اس خاص حالت میں کہنے والا خطا پر ہے۔ اور اگر خاص حالت سے مراد عشق کی کیفیت ہے تو پھر سننے والے بھی ایسی کیفیت کے ساتھ سنتے ہیں لہذا اسے خاص ان تک محدود کر دینا اور یہ کہنا کہ عوام میں نہ پڑھے جائیں، مناسب نہیں۔

حاصل کلام

ہم نے اس مختصر سے بیان میں کچھ اصولی باتیں درج کی ہیں۔ ان باتوں کو مد نظر رکھتے ہوئے ہی کسی شعر پر اعتراض کیا جائے۔ اشعار کا معاملہ کافی الگ ہوتا ہے لہذا حکم لگانے میں جلد بازی سے کام نہ لیا جائے۔ اختلاف کرنے سے ہم انکار نہیں کرتے، اختلاف کیا جا سکتا ہے لیکن وہاں کریں کہ جہاں قبول کیا جا سکے۔ بزرگوں کے لکھے ہوئے ایسے اشعار کہ جن کو علمائے اہل سنت پڑھتے اور سنتے آ رہے ہیں، ان کو تنقید کا نشانہ نہ بنایا جائے۔

دور حاضر کے غیر محتاط شعرا کی بات الگ ہے اور بزرگوں کی بات الگ، دونوں میں آسمان

زمین کا فرق ہے۔ رد کرتے ہوئے سب کو ایک صف میں کھڑا کرنا اچھی بات نہیں ہے۔

اللہ تعالی اہل سنت پر رحم فرمائے اور ہمارے درمیان اتحاد کی فضا قائم رکھے۔

Our Other Publications

AMO

Abde Mustafa Publications

abdemustafa.com /abdemustafaofficial

AMO

Powered By Abde Mustafa Official

ISBN (N/A)